دینداری کے تقاضے

فقیہ العصر مفتیٔ اعظم حضرتِ اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

دینداری کے تقاضے

وعظ

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

کتاب گھر

نام کتاب ⟸ دینداری کے تقاضے
وعظ ⟸ فقیہ العصر مفتیٔ اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ
تاریخ طبع ⟸ شعبان ۱۴۲۶ھ
مطبع ⟸ حسان پرنٹنگ پریس۔ فون:- ۶۶۴۱۰۱۹
ناشر ⟸

ملنے کا پتہ

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر..... ۶۶۸۳۳۰۱ فیکس نمبر..... ۶۶۲۳۸۱۴ - ۰۲۱

فاروق اعظم کمپوزرز

فہرست مضامین ”دینداری کے تقاضے“

عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت	۶
برے ماحول میں نیک بننے والوں کو کیا کرنا چاہئے	۷
پہلی ذمہ داری	۷
دوسری ذمہ داری	۷
غصہ کا علاج	۹
تیسری ذمہ داری	۱۰
والدین کی خدمت میں نفل عبادت سے زیادہ ثواب ہے	۱۱
والدین کی ناگوار باتوں پر صبر کرنے والوں کو بشارت	۱۲
غصہ جاری کرنے کے شرعی اصول	۱۴
پہلا قانون	۱۴
دوسرا قانون	۱۴
تیسرا قانون	۱۵
چوتھی ذمہ داری	۱۶
پانچویں بہت اہم ذمہ داری	۱۶
دعاء	۱۷

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعظ

دینداری کے تقاضے

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ ونشھدان محمدًا عبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم،

﴿وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض أعدت للمتقین۝ الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللّٰہ یحب المحسنین۝﴾ (۳-۱۳۳، ۱۳۴)

”اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جس کی

وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین، وہ تیار کی گئی ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے، ایسے لوگ جو خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصہ کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت:

برے ماحول اور بے دین گھرانے میں ایک آدھ فرد کو اگر ہدایت ہو جائے جیسا کہ اکثر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنی شان بیان فرما رہے ہیں:

﴿یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتھا وکذلک تخرجون۞﴾ (۳۰-۱۹)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مشاہدہ ہو رہا ہے، بروں سے اچھے اور اچھے لوگوں سے برے پیدا ہو رہے ہیں، مردہ سے زندہ پیدا کرنا اور زندہ سے مردہ پیدا کرنا، اللہ تعالیٰ اپنی اس عظیم قدرت کو قرآن مجید میں بار بار بیان فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی محبت اور فکر آخرت سے جو دل زندہ ہیں ان کے یہاں بری اولاد پیدا ہو رہی ہے اور بہت سے برے لوگ جن کے دل مردہ ہیں یعنی ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت اور فکر آخرت سے خالی ہیں ان کے یہاں اللہ تعالیٰ زندہ لوگوں کو پیدا فرما رہے ہیں، ان کی اولاد میں ایسے ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور فکر آخرت پیدا ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کا مشاہدہ بہت کثرت سے ہو رہا ہے، اسی لئے بتا رہا ہوں کہ جہاں پورا ماحول برا ہو، والدین، بھائی، بہن اور اعزہ واقارب سب برائی میں مبتلا ہوں اور پورے خاندان میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی ہو، اس کے دل میں فکر آخرت اور اپنی محبت پیدا فرما دی ہو تو اسے سوچتے رہنا چاہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور دستگیری ہے۔

برے ماحول میں نیک بننے والوں کو کیا کرنا چاہئے:

ایسے برے ماحول میں اگر ایک شخص نیک بن جاتا ہے تو اسے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سی مشکلات برداشت کرنا پڑتی ہیں، لوگوں کے طعنے سننے پڑتے ہیں، بہت سے مذاق اڑانے والوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کبھی کوئی ملا کہے گا، کوئی قدامت پسند اور دقیانوس کہے گا، کوئی غیر مہذب اور بے وقوف کہے گا۔ ان حالات میں کیا کرنا چاہے؟ نمبروار یاد کرلیں، دوسروں کو یاد رہے یا نہ رہے مگر جنہیں ان تکلیفوں کا سامنا ہے وہ تو ضروریاد رکھیں۔

پہلی ذمہ داری:

جولوگ نیک بن گئے وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر یوں شکر اداء کیا کریں:

”یااللہ! ایسے برے معاشرہ میں، برے ماحول اور برے خاندان میں تو نے مجھے ہدایت سے نوازا، یہ صرف تیرا ہی کرم ہے، اگر تیری دست گیری نہ ہوتی تو میں ایسے برے ماحول میں کیسے نیک بن سکتا تھا، اس میں میرا کوئی کمال نہیں، صرف تیرا ہی کرم ہے، اس پر تیرا شکر اداء کرتا ہوں، اس شکر کو قبول فرما اور اس شکر کی بدولت اس نعمت میں ترقی عطاء فرما۔“

یہ دعاء روزانہ بلاناغہ مانگا کریں۔

دوسری ذمہ داری:

نیک بننے والوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ نرمی سے کام لیں، غصہ کی عادت کو چھوڑ دیں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں، کسی بات پر کوئی کتنا ہی سخت اور برا بھلا کہے، جو

حالات بھی گھر میں پیش آئیں ان میں غصہ کا اظہار نہ کریں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ کو غصہ نہ آئے اس لئے کہ غصہ آنا تو قدرتی بات ہے، اپنے اختیار میں نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ غصہ کو جاری نہ کریں، یعنی اس کے تقاضا پر عمل نہ کریں، خلاف طبع بات پر غصہ تو آنا ہی چاہئے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿من استغضب فلم یغضب فھو حمار﴾

"انسان غصہ دلانے والی کوئی بات سنے یا دیکھے پھر اسے غصہ نہ آئے تو وہ انسان نہیں گدھا ہے۔"

بلکہ گدھے سے بھی بدتر ہے، اس لئے کہ غصہ تو گدھے کو بھی آتا ہے فرق یہ ہے کہ گدھا غصہ کو جاری بھی کرتا ہے اور انسان اگر واقعۃً انسان ہے تو وہ غصہ کو جاری نہیں کرتا ضبط کر لیتا ہے، غصہ کی باتوں پر غصہ تو آئے گا مگر اسے ضبط کریں جاری نہ کریں، صبر سے کام لیں، قرآن مجید میں بھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو غصہ نہیں آتا بلکہ فرمایا:

﴿واذا ما غضبوا ھم یغفرون﴾ (۴۲-۳۷)

"جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔"

جاری نہیں کرتے صبر سے کام لیتے ہیں، اور فرمایا:

﴿والکظمین الغیظ والعافین عن الناس﴾ (۳-۱۳۴)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے غصہ کو چبا جاتے ہیں، جیسے کڑوی دواء یا کوئی بھی بہت ہی کڑوی چیز حلق میں اتارنا پڑے تو منہ بنا کر کسی نہ کسی طریقے سے اور تکلیف سے حلق میں اتار ہی لیتے ہیں، غصہ کے گھونٹ پی جاتے ہیں۔ غصہ کا گھونٹ ہے بڑا کڑوا، اور اس کا نگلنا ہے بڑا مشکل، مگر اللہ تعالیٰ کی محبت اور جنت کی نعمتوں کی طلب میں یہ کڑوا گھونٹ پی ہی لیتے ہیں، غصہ کو جاری نہیں کرتے۔

غصہ کا علاج:

غصہ جاری کرنے سے بچنے کا نسخہ یہ ہے کہ جہاں کسی بات پر غصہ آئے فوراً وہاں سے دور چلے جائیں، کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں، پانی پی لیں، وضوء کرلیں، ان تدبیروں سے غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ پہلی تدبیر سب سے زیادہ اہم ہے کہ وہاں سے ہٹ جائیں، دور چلے جائیں، جس پر غصہ آیا ہو اس کا چہرہ بھی نظر نہ آئے۔

دوسری تدبیر یعنی پانی پینے اور وضوء کرنے سے بھی غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اس لئے کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے وہ آگ بھڑکاتا ہے اس پر پانی ڈالیں گے تو وہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔

تیسری تدبیر کا حاصل یہ کہ پہلے جتنی حرکت کر رہے ہوں غصہ کے وقت اس حرکت کو کم کردیں، اگر چلتے ہوئے غصہ آرہا ہو تو ٹھہر جانے سے غصہ کم ہو جائے گا، بیٹھ جائے تو اس سے کم لیٹ جائے تو اس سے بھی کم، اس لئے غصہ کی حالت میں یہ کوشش کی جائے کہ حرکت کم سے کم ہو، سکون سے جاکر کہیں لیٹ جائیں، ذکر اللہ اور تلاوت شروع کردیں، یہ سب تو وقتی تدبیریں ہیں۔

ہمیشہ کے لئے غصہ کی برداشت کا نسخہ یہ ہے کہ روزانہ بلاناغہ کسی وقت یہ سوچا کریں کہ میں تو دیندار اور نیک بنا ہوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایسا نہ ہو کہ شیطان مجھے غصہ دلا کر میرے مالک کو مجھ سے ناراض کردے، جنت کی خاطر اتنی تکلیفیں برداشت کر رہا ہوں، ایسا نہ ہو کہ غصہ کی وجہ سے جنت کی وہ ساری نعمتیں ختم ہو جائیں، دنیا میں اتنی محنت و مشقت بھی برداشت کی پھر بھی وہی جہنّم کی جہنّم، دنیا و آخرت میں غصہ کی مضرتیں سوچا کریں کسی کو ناحق ایذاء پہنچانے پر بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، پھر غصہ جاری کرنے کی صورت میں باہم جو منافرت ہوتی ہے وہ دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کرتی ہے، اللہ تعالیٰ سے غصہ برداشت کرنے کی دعاء بھی

کیا کریں، اور جہاں غصہ جاری ہو گیا اس سے استغفار بھی کریں اور جس پر غصہ جاری کیا اس سے معافی بھی مانگیں اور مزید کسی طرح اس کی دلجوئی بھی کریں، یہ کام روزانہ کرتے رہیں۔

دوسری بات یہ سوچا کریں کہ جس پر مجھے غصہ آرہا ہے اس پر مجھے جتنی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ کو مجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے، اگر میری کوتاہیوں کی وجہ سے وہ مجھ پر اپنا غصہ جاری کر دے تو میرا کیا حشر ہو گا؟

تیسری بات یہ سوچا کریں کہ مجھے جس پر غصہ آرہا ہے میں اسے اپنے سے کمتر سمجھتا ہوں مگر ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ اس وقت مجھ سے بہتر ہو، نہیں تو شاید آیندہ چل کر مجھ سے بہتر ہو جائے اعتبار تو خاتمہ کا ہے۔

تیسری ذمہ داری:

جو لوگ دیندار بن گئے ہوں، وہ والدین اور بھائی بہنوں کی خدمت دوسروں کی بنسبت زیادہ کیا کریں، ایک گھر میں سارے بھائی بہن دیندار نہیں، ان میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے نواز دیا، دیندار بنا دیا تو اسے سوچنا چاہئے کہ دوسرے بھائی بہن جو دیندار نہیں ہیں وہ والدین کی جتنی خدمت واطاعت کرتے ہیں میں جائز کاموں میں اس سے زیادہ کروں، ناجائز کاموں میں والدین کی اطاعت کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق﴾ (احمد)

"اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔"

مگر جائز کاموں میں ان کی اطاعت وخدمت جتنی ہو سکے زیادہ سے زیادہ کریں اس میں دو فائدے ہیں:

پہلا فائدہ: بھائی بہنوں کی خدمت میں بہت بڑا ثواب ہے اور والدین کی خدمت

میں نفل عبادت سے بھی زیادہ ثواب ہے۔

والدین کی خدمت میں نفل عبادت سے زیادہ ثواب ہے:

کوئی شخص نفل نماز پڑھ رہا ہے اور والدین میں سے کسی نے یوں ہی بلاضرورت پکارا یعنی کوئی ایسی سخت ضرورت بھی نہیں تھی کہ خدانخواستہ کہیں آگ لگ گئی ہو یا کہیں ڈوب رہے ہوں یا کہیں گر رہے ہوں، کیونکہ ایسی ضرورت میں تو فرض نماز بھی توڑنا واجب ہے۔ الغرض ایسی کوئی سخت ضرورت بھی نہ تھی، پھر بھی ان میں سے کسی نے پکارا اور ان کو یہ علم نہیں تھا کہ آپ نفل پڑھ رہے ہیں تو نماز توڑ کر جواب دینا واجب ہے، اگر آپ نے نماز نہ توڑی تو گنہگار ہوں گے، البتہ اگر انہیں معلوم تھا کہ آپ نفل نماز پڑھ رہے ہیں اس کے باوجود بلاضرورت پکارا تو نماز توڑنا جائز نہیں، لاعلمی میں پکارا تو نفل نماز توڑ کر ان کی بات کا جواب دینا ضروری ہے، اتنی اہمیت ہے والدین کی، اس لئے جائز کاموں میں ان کی خوب اطاعت و خدمت کریں، نرمی اور محبت سے پیش آئیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما وقل لهما قولا كريما○ واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربيني صغيرا○ ربكم اعلم بما في نفوسكم ان تكونوا صلحين فانه كان للاوابين غفورا○﴾ (۱۷- ۲۳ تا ۲۵)

جس کو راضی کرنے کے لئے پورے ماحول اور معاشرہ کا مقابلہ کر رہے ہیں، یہ تو سوچیں کہ اس کی رضا کس میں ہے؟ والدین فاسق، فاجر حتیٰ کہ کافر ہی کیوں نہ ہوں ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ اس بارے میں یوں ارشاد فرما رہے ہیں:

”والدین کو اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو“

آگے فرمایا: ”ہروقت ان کے سامنے جھکے رہو“ گویا محبت واطاعت میں جھکے جا رہے ہیں، بچھے جا رہے ہیں اور ان کے لئے یوں دعاء کیا کرو: ”یا اللہ! انہوں نے بچپن میں جیسی میری تربیت فرمائی ہے ویسے ہی تو ان پر رحم فرما“ ان کے لئے یہ دعاء جاری رہے۔

والدین کی ناگوار باتوں پر صبر کرنے والوں کو بشارت:

کبھی والدین کی طرف سے کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو طبیعت پر گراں گزرتی ہیں، اس لئے دل میں اس قسم کے خیالات آنے لگتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ایسا کیوں کہا؟ میرے ساتھ ایسا معاملہ کیوں کیا؟ میں تو بہت نیک ہوں اور بہت فرمانبردار اور خدمت گزار ہوں، ان کے لئے دعائیں بھی بہت کرتا رہتا ہوں پھر بھی یہ مجھے ایسا کہتے ہیں، مجھے برا کیوں سمجھتے ہیں؟

یہ اپنے خیال میں سمجھ رہا ہے کہ اس پر ظلم ہو رہا ہے یا واقعۃً ظلم ہو رہا ہو حقیقت کچھ بھی ہو اس قسم کے خیالات سے دل تنگ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے شاید کبھی بلا قصد و ارادہ ان کی اطاعت و خدمت میں کوئی کوتاہی ہو جائے، اس حالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ربکم اعلم بما فی نفوسکم ان تکونوا صلحین فانه کان للاوابین غفورا ۝﴾ (۱۷-۲۵)

تمہارے رب کو تمہارے دلوں کے تمام حالات کا علم ہے۔ اگر تم صالح اور شریعت کے پابند رہے اور والدین کی طرف سے ایذاء پر صبر کرتے رہے اور دل میں ان کی عظمت اور ان کی اطاعت و خدمت کا ارادہ ہو، تو تمہارے دلوں میں جو خیالات آتے ہیں اور گھٹن کی وجہ سے خدمت واطاعت میں جو غیر ارادی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو بخش دیں گے، یہ ان کا کیا کرم ہے، کیسی رحمت ہے کہ غیر

اختیاری طور پر دل میں جو غصہ اور جو خیالات آرہے ہیں اللہ تعالیٰ ان خیالات اور دوسری کوتاہیوں کو بخش دیں گے۔

دوسرا فائدہ: والدین اور بھائی بہن خواہ وہ آپ سے چھوٹے ہوں یا بڑے، جب آپ زیادہ سے زیادہ ان سب کی خدمت کریں گے اس سے ان کے دلوں میں دین کی عظمت اور وقعت پیدا ہوگی اور وہ یہ کہنے لگیں گے:

> ”جو بچہ دیندار اور نیک بن جاتا ہے وہ ہماری کیسی خدمت کرتا ہے، ہمارا کیسا فرمانبردار ہے، کیسا اچھا بیٹا ہے، صرف ہماری ہی نہیں بلکہ سب بھائی بہنوں کی بھی خدمت کرتا ہے، یہ کیسا اچھا ہے، اب تو سب کو دیندار ہی بننا چاہئے۔“

غرضیکہ آپ کی خدمت سے ان کے دلوں میں دین کی عظمت و وقعت پیدا ہوگی یہ زبانی تبلیغ کی بجائے آپ کی عملی تبلیغ ہوگی، اور زبانی تبلیغ اتنا فائدہ نہیں دیتی جتنا عملی تبلیغ فائدہ دیتی ہے۔ عمل سے ثابت کر دکھائیے کہ اسلام کی کیا تعلیم ہے؟ پکے مسلمان بن کر دکھائیے کہ صحیح مسلمان کسے کہتے ہیں؟ اور اگر کسی کو خدمت کرنے کا موقع نہ ملے تو اسے چاہئے کہ وہ والدین اور بھائی بہنوں کی مالی امداد کرتا رہے اور اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کے کسی قول یا فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچنے پائے، اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ صرف ظاہراً دیندار بنے ہیں حقیقت میں نہیں، آپ کا ظاہر تو دیندار بن گیا باطن نہیں بنا، والدین اور بھائی بہنوں کی خدمت نہیں کرتے بلکہ ان کی نافرمانی کرتے ہیں، انہیں ناراض کرتے ہیں ہر ایک سے لڑتے جھگڑتے ہیں، بات بات پر غصہ ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ بہت سے جاہل صوفیوں کو اپنے بیوی بچوں پر بہت غصہ آتا ہے۔ کبھی بیوی کی پٹائی کردی اور کبھی بچوں کی، اگر ان سے کہا جائے کہ اس طریقے سے غصہ جاری کرنا گناہ ہے تو کہتے ہیں [illegible]

پرہیزگار بنانے کے لئے یہ کام کر رہا ہوں، یہ اسے دین سمجھ رہا ہے جبکہ ہے دین کے خلاف، غصہ تو ہوتا ہے نفسانی، کہ بیوی نے کھانا وقت پر کیوں نہیں دیا، میری مرضی کے خلاف کیوں کیا؟ میری خدمت کیوں نہیں کی؟ اور بہانہ یہ بنایا کہ یہ دیندار نہیں، نمازی نہیں، اسے دیندار اور نمازی بنا رہا ہوں۔

غصہ جاری کرنے کے شرعی اصول:

اگر غصہ جاری کرنا شریعت کے قانون کے مطابق ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اگر شریعت کے قانون کے مطابق نہیں تو یہ اپنے نفس کی خاطر ہے، چونکہ اس میں بہت سے لوگ مبتلا ہیں اس لئے اس کی تھوڑی سے تفصیل بتا دیتا ہوں۔

کسی سے گناہ چھڑوانے اور نیک بنانے کے لئے شریعت کے کچھ قوانین ہیں:

پہلا قانون:

پہلے نرمی اور محبت سے سمجھایا جائے کہ ”یہ کام چھوڑ دو یہ گناہ ہے“ پھر بھی وہ نہیں چھوڑتا تو ذرا ڈانٹ کر کہیں۔ پھر بھی نہیں چھوڑتا تو ہاتھ پکڑ لیں، پھر بھی نہیں چھوڑتا تو ایک طمانچا لگا دیں، پھر بھی نہیں چھوڑتا تو دو لگا دیں غرضیکہ جتنی ضرورت ہو اتنی ہی سزا دیں۔

دوسرا قانون:

سزا دینے سے پہلے خوب اچھی طرح سوچ لیں کہ سزا پر مرتب ہونے والے نتائج کا آپ تحمل کر سکیں گے؟ نتائج کا تحمل نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو تو سزا نہ دیں بلکہ نرمی اور محبت سے تبلیغ اور دعاء کا سلسلہ جاری رکھیں۔ سزا دینے کے بعد اگر آپ پریشان ہوئے تو آپ کے دین کو بھی نقصان پہنچے گا اور جسے سزا دی اس کے دین کو بھی۔

تیسرا قانون:

غصہ کی حالت میں ہرگز سزا نہ دے، اس لئے کہ غصہ میں شریعت کے قانون سے نکل جائے گا، یہ نہیں سوچے گا کہ شریعت کا کیا قانون ہے؟ جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو سوچے کہ اگر اتنی سزا اس کے لئے کافی ہو سکتی ہے کہ دو دن کے لئے بولنا چھوڑ دوں تو اتنی ہی سزا دے، زیادہ نہ دے، ورنہ "ری ایکشن" ہو جائے گا، جو ڈاکٹر "ری ایکشن" کا قانون نہیں جانتا حکومت میں اس کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ تو احکم الحاکمین ہیں، ان کی سزا سے ڈرنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ ضرورت سے زیادہ سزا دے دی تو کیا حشر ہو گا؟

دوسری بات یہ بھی یاد رہے کہ اگر آپ نے نابالغ اولاد یا شاگرد پر ظلم کیا تو اس کے ہزار بار معاف کرنے سے بھی معاف نہیں ہو گا، کتنا بڑا نقصان ہے، لہٰذا سوچ سمجھ کر سزا دینا چاہئے۔

غرضیکہ دیندار بننے کے بعد اگر اختلاف اور انتشار پھیلاتے رہے تو کیا ہو گا؟ خاندان والے اور دوسرے لوگ یہ کہنا شروع کر دیں گے:

"ارے یہ تو فلاں بزرگ کے پاس جاتا ہے، اس نے اسے برباد کر دیا، فلاں مولوی کے پاس جاتا ہے، اس نے اسے تباہ کر دیا، بچاؤ اپنے بچوں کو مولویوں سے، بزرگوں سے جو ان کے ہتھے چڑھ جاتا ہے یہ تو اسے بالکل بیکار کر دیتے ہیں، ایک ایک سے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتا ہے، یہ توڑ پھوڑ کرنے والے ہیں، ان سے بچنا چاہئے۔"

پھر کیا ہو گا؟ لوگوں کے دلوں سے دین کی وقعت و عظمت جاتی رہے گی اور ہر شخص یہ کوشش کرے گا کہ خدانخواستہ کوئی دیندار نہ بن جائے، دیندار ایسے ہی ہوتے ہیں، خمینی کے بارے میں دنیا کا کیا خیال ہے؟ اسلام کا نام لے لے کر جو مظالم کر رہا ہے اس

سے ساری دنیا میں اسلام بدنام ہورہا ہے کہ اسلام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا یہ خمینی ہے۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیندار بننے کی توفیق دی ہے تو اس کا شکر اداء کریں، اسلام کو بدنام نہ کریں، صبر و تحمل پیدا کریں، دوسروں کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں، سب کے ساتھ یوں رہئے کہ سب کو عملی تبلیغ ہوجائے کہ یہ ہے سچا اسلام اگر اس پر عمل نہ کیا تو اسلام کی عظمت لوگوں کے دلوں سے جاتی رہے گی اور وہ اسلام سے متنفر ہوجائیں گے۔

چوتھی ذمہ داری:

جو لوگ دیندار بن گئے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ دنیا کے کام زیادہ سے زیادہ کریں خواہ وہ گھر کے اندرونی کام ہوں یا تجارت وغیرہ کے بیرونی کام، ہر قسم کا کام دوسروں سے زیادہ کرنا چاہئے، آپ کے بھائی بہنوں میں جو دیندار نہیں آپ اپنے عمل سے انہیں دکھادیں کہ اسلام بیکار بننا نہیں سکھاتا بلکہ کارآمد بننا سکھاتا ہے، ہمت و کوشش بھی جاری رکھیں اور دعاء بھی کرتے رہیں، اس لئے کہ دینداری کا یہ مطلب نہیں کہ بیکار بن جائیں، دینداری تو یہ ہے کہ خوب کام کیجئے مگر ہر کام میں اپنے مالک کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھیں، ان کے نازل فرمودہ قوانین کے خلاف کوئی کام نہ ہو، ان کے قوانین کے اندر رہتے ہوئے دوسروں سے زیادہ کام اور زیادہ محنت کر کے یہ ثابت کردیں کہ جو دیندار بن جاتا ہے، وہ بیکار نہیں ہوتا بلکہ دوسروں سے زیادہ باکار ہوجاتا ہے۔

پانچویں بہت اہم ذمہ داری:

جو لوگ دیندار بن جائیں ان پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت اور اس میں مزید ترقی کے لئے کسی سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کریں، اور اہل اللہ کی مجالس کو لازم پکڑیں ورنہ نفس و شیطان دین کی صورت میں گمراہ کردیں گے، آپ سمجھیں گے ہم بہت

دیندار ہیں بڑی عبادت کر رہے ہیں مگر در حقیقت ہو رہا ہے جہنّم کا سامان، اہل اللہ کی صحبت سے نفس وشیطان کے مکاید اور فریبوں کا علم ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا باتوں پر عمل کرنے کی توفیق وہمت جب ہی ہوگی کہ اہل اللہ کی صحبت کو لازم پکڑا جائے۔

یہ پانچ نمبر ہیں، انہیں خوب یاد کرلیں، دلوں میں اتارلیں اور روزانہ ایک بار انہیں سوچا کریں، اور جو لوگ اس قسم کے حالات میں مبتلا ہیں، وہ ہفتہ میں ایک بار لکھ کر دیا کریں کہ ان پانچوں نمبروں کو سوچ رہے ہیں یا نہیں؟ ورنہ عام حالات میں مہینہ میں ایک بار لکھ کر دیا کریں۔

دعاء:

یا اللہ! میرا کام صرف کانوں تک پہنچانا ہے، دلوں میں اتارنا تیرا کام ہے، تیری دست گیری کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا، تو مدد فرما، اور ہم سب کو اپنی مرضی کے مطابق پکے اور سچے مسلمان بنالے، ہمارا ظاہر اور باطن اپنی مرضی کے مطابق بنالے، تمام ظاہری اور باطنی گناہوں سے ہماری زندگی کو پاک وصاف فرمادے، ہمارے دلوں کو اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے منور فرمادے، ایسی محبت عطاء فرما کہ گناہ کے تصور سے بھی شرم آنے لگے۔

وصل اللّٰھم وبارک وسلم علی عبدک ورسولک محمدٍ
وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین
والحمدللّٰہ رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا

"اور جسے حکمت (فہم دین) عطا ہوئی تو بے شک اسے بڑی ہی خیر عطا ہوئی۔"

جواہر الرشید

ہزاروں زرّیں ملفوظات میں سے منتخب

صد پند لقمان

علماء و مفتیان کرام، اساتذہ و مشایخ عظام، طلبہ و صلحاء اہلِ تبلیغ کی خدمت میں

گلِ صد برگ

ملفوظات

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

دس جلدیں تیار